اقبال اور عالم اسلام کا مستقبل

مسلمانان عالم میں پائیدار اتحاد ویکجہتی کیسے ممکن ہوسکتی ہے

ڈاکٹر انعام الحق کوثر

کوئٹہ، بلوچستان

ایک جھنڈے کے تلے جس روز ملت آئے گی　　ساری دنیا اس کے آگے خود بخود جھک جائے گی

(ظفر علی خاں)

اگر ہم دنیا کے موجودہ حالات پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ ملت مسلمہ یا امت واحدہ یا ملت واحدہ یا امت وسط ہے (ملت عربی زبان کا لفظ بمعنی مذہب یا شریعت، جمع ملَل، اصطلاح میں ہر وہ جماعت ملت کہلاتی ہے جس کے افراد میں کسی طرح کا کوئی رابطہ یا اشتراک ہو۔ یہاں لفظ ملت سے مراد وہ سب مسلمان ہیں جو اس دنیا میں بستے ہیں۔ چونکہ وہ باری تعالی کو اپنا معبود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مانتے ہیں اس لیے انہیں ان ناموں کے علاوہ ملت اسلامیہ سے بھی یاد کیا جاتا ہے) کے خلاف عالمی کفر کی سازشیں گہری، متحدہ اور وسعت پذیر ہیں.

اسلام دشمن طاقتیں کہیں، کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا اور فلسطین میں ظلم وستم روا رکھے ہوئے اور کہیں بابری مسجد شہید کر کے، کہیں حضرت بل پر قبضہ کر کے، کہیں قبلہ اول پر قبضہ کر کے اور کہیں مشہد میں دھماکہ کر کے مسلمانان عالم کو پے در پے حملوں سے نحیف ونزار کر رہی ہیں.

گذشتہ صدیوں کے دوران استعماری قوتوں نے اسلامی ممالک کو سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے زیر نگین رکھا۔ موجودہ صدی کے دوران قریب قریب سب ممالک لیلائے آزادی سے ہمکنار ہوے.

ایران کے اسلامی انقلاب اور بانی انقلاب حضرت امام خمینی کی استعمار کو تہ وبالا کرنے

والی سوچوں نے مغربی طاقتوں کی جھوٹی قوت اور غرور کو نیچا دکھایا۔ نتیجتاً ظلم وستم کے باعث دبی ہوئی اقوام میں، نام ونمود کی بڑی بڑی طاقتوں کے خلاف سینہ سپر ہونے کی ہمت پیدا ہوئی۔

آج مغربی تہذیب وثقافت زوال پذیر ہے۔ مغربی ملکوں میں خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ رہا ہے۔ معاشرے میں بے راہ روی، فسق وفجور، عریانی اور فحاشی کا دور دورہ ہے۔ نتیجتاً ایڈز جیسی بیماری در آئی ہے۔ عورت اپنا اعلیٰ وارفع مقام کھو چکی ہے۔ وہ یا تو کھانے پینے کی چیزوں کے لیے اشتہار یا پھر للچائی ہوئی نظروں کے لیے تسکین کا ذریعہ بن چکی ہے۔ مستقبل کے معمار نونہال اخلاقی بے راہ روی کا شکار بن گئے ہیں۔ یوں مغرب میں اعلی انسانی اقدار ملیا میٹ ہو رہی ہیں۔ اور حیوانیت وشہوانیت کی حکمرانی ہے۔

اب مغرب سیاسی، اقتصادی اور عسکری محاذوں پر اسلامی انقلاب اور اسلامی نشاۃ ثانیہ کی لہروں کے بالمقابل بے وقعت ہوگیا ہے۔ اسی لیے وہ ثقافت کے نئے لبادے اوڑھے مسلمانان عالم کے خلاف ہمہ گیر ثقافتی یلغار میں مصروف ہے۔

ایک جانب مسلمان ملکوں میں بیہودہ اور انسانیت سوز عریاں مناظر سے بھری ہوئی ویڈیو فلمیں، بے مقصد رقص اور موسیقی کی کیسٹیں، قابل گرفت مواد اور تصویروں سے بھرے ہوئے رسائل وجرائد کا پھیلاؤ ہے اور دوسری طرف سیٹلائٹ ٹی وی پروگرام ہیں۔ جن کی عریانیت سے مسلمانوں کے خاندانوں کی بنیادیں ہل سکتی ہیں۔ (خدانخواستہ) مشرقی واسلامی معاشرہ بھی مغربی تہذیب وتمدن کا دلدادہ ہوسکتا ہے۔ منفی اثرات کے باعث مسلمانان عالم کے بزرگ مرجع تقلید آیت اللہ العظمی اراکی نے دوٹوک الفاظ میں فتوی دیا ہے کہ ''ڈش اینٹینا'' کی تنصیب حرام ہے۔

ان گھمبیر دلدوز اور دلسوز حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے امت مسلمہ میں اتحاد، اتفاق، یگانگت، نظم وضبط اور یکجہتی کی اشد ضرورت ہے۔ ہر وہ انسان جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمانوں کی برادری میں شامل ہوجاتا ہے۔ خواہ وہ عرب کا بدو ہو یا تاتار کا چرواہا خواہ وہ مصری ہو یا نائجیریا کا حبشی، خواہ استنبول کا تعلیم یافتہ ترک یا پاکستانی یا ہندوستانی

ہو، ان کا عقیدہ ایک یعنی اللہ ایک، رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور کتاب (قرآن مجید) ایک۔ اسے یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ تمام عالم اسلام ایک وسیع وعریض گھر ہے اور یہ اسلامی ممالک اس گھر کے مختلف کمروں کی صورت رکھتے ہیں۔

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر مسلمانوں کو اتحاد، اخوت اور یکجہتی کا درس دیا گیا ہے جیسے ''مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں' لہذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا''۔ (الحجرات:۱۰)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (انفال:۴۲) ''اللہ کی رسی (مراد اس کا دین) کو مضبوطی سے تھامے رہو اور باہم نا اتفاقی نہ کرو''۔ (آل عمران:۱۰۳) فلاح وبہبود اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو لیکن ظلم وزیادتی کے لیے کسی کا ساتھ نہ دو''۔ (المائدہ۲)

وحدت انسانیت کی قرآن مجید میں یوں تعلیم دی گئی:

اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا۔ تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ کے نزدیک تم سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک اللہ ہی جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے''۔ (الحجرات۴۹)

امام الانبیا، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری حج کے موقعہ پر عالمی اہمیت کا جو اعلان فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی تھا: ''اے انسانو۔ تم سب کا رب ایک ہے، تم سب کا باپ ایک ہے۔ نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے۔ نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر برتری ہے، نہ کالے کو گورے پر، اگر فضیلت ہے تو تقوی کی بنیاد پر''.

حضور پاک سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر خطبہ تقوی کے فضائل سے مالا مال ہوتا تھا۔

ا۔ تقوی پر نیکی کی ابتدا ہے۔

۲۔تقوی زندگی کے ہر شعبے کو حسن و جمال بخشتا ہے.

۳۔تقوی سے حلال وحرام پر کھنے کی بصیرت پیدا ہوتی ہے.

۴۔تقوی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور درجات بلند ہوتے ہیں۔اتحاد ویگانگت کا اسلامی تصور ارکان پنجگانہ کے ناطے اس کا عملی مظاہرہ بھی پیش کرتا ہے.

نماز ایک ایسا نظام ہے جس سے مساوات کو فروغ ملتا ہے۔ اسلام میں امیر غریب، چھوٹے بڑے، بادشاہ اور محکوم، آقا اور غلام سب مل کر نماز ادا کرتے ہیں۔نماز باجماعت ایک امر کی فرمانبرداری کا سبق دیتی ہے۔تمام مسلمانوں میں اتحاد، یکجہتی اور ہم آہنگی کا باعث بنتی ہے۔اور وہ ایک دوسرے سے باخبر رہتے اور ایک دوسرے کے مسائل سے دلچسپی لیتے ہیں۔ یوں ان کے مابین ہمدردی اور اخوت کے جذبات پروان چڑھتے ہیں.

روزہ ایک انفرادی فعل اور عبادت ہی نہیں بلکہ اس میں اجتماعیت کا رنگ جھلکتا ہے۔اس سے بھی اسلامی مساوات کی زبردست وضاحت ہوتی ہے۔اس سے معاشی عدل اور زندگی کی صحت مند قدروں کے مابین توازن برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے اور فتنہ وفساد کا خطرہ ٹلتا ہے۔ زکوۃ سے ایک فطری اور قدرتی مساوات اور یکسانیت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اس سے صاحب حیثیت مسلمانوں میں اللہ کی خاطر قربانی اور تعاون کے جذبات ابھرتے ہیں۔اور نادار کو بھی ترقی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ہر سال امت مسلمہ بیت اللہ اور مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے لیے یکجا ہوتی ہے۔ اور کسی پر غریب وامیر، رنگ ونسل یا ذات پات کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ یہ اتفاق ویکجہتی کا ایک عملی مظاہرہ ہوتا ہے.

کلمہ طیبہ ان سب ارکان کے لیے ایک مرکزی کردار کا مالک ہے خدا کی وحدانیت پر یقین اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالی کا رسول ماننا درحقیقت اسلام کی بنا ہے۔امت اسلامیہ کا وجود اور اتحاد اسی میں پوشیدہ ہے.

علامہ اقبال نے بالکل درست کہا ہے کہ اسلام نے عبادات کو اجتماعی شکل دے کر روحانی

تجلیات میں بھی اجتماعی شان پیدا کردی ہے۔علامہ اقبال ملت مسلمہ کے لیے شہد کی تشبیہ لاتے ہیں، گویا مختلف پھولوں سے اخذ کیے ہوے رس کے قطرے جب چھتہ (لانہ) تک پہنچتے ہیں تو اپنی ابتدائی نسبتوں سے پاک ہوکر ایک نئی وحدت، نئی لذت اور نئی خوشبو میں ڈھل جاتے ہیں۔علامہ اقبال کہتے ہیں:

بتان رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جانا نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

یہ ہندی، وہ خراسانی، یہ افغانی وہ تورانی نوائے شرمندۂ ساحل اچھل کر بے کراں ہو جا

اسلام نے انسانی اعمال وافعال اور اتحاد و یگانگت کی ضمانت ''ایمان'' پر دی ہے۔جس میں بنیادی پانچ عقائد شامل ہیں۔

(۱) ایمان باللہ (۲) ایمان بالملائکہ (۳) ایمان بالکتب (۴) ایمان بالرسل (۵) ایمان بالآخرة

یہ پانچ عناصر ایسے ہیں جو ملت کی یک جہتی، یگانگت اور اتفاق کے ضامن ہیں۔باری تعالی کا ارشاد ہے'' بے شک اللہ انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے اور قرابت والوں کو دینے کا'' گویا عدل معاشرے سے تلخیاں، تنگیاں، ناگواریاں، آسانیاں، حلاوتیں اور شیرینیاں بکھیرتا ہے اتحاد اور یک جہتی کے احسان (حسن سے نکلا ہے کسی کام کو خوبی اور خوش اسلوبی سے کرنا حسن کہلاتا ہے) کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔نیک سلوک کرنا، بھلائی سے پیش آنا، فیاضانہ معاملہ کرنا، رواداری سے کام لینا، ہمدردانہ رویہ رکھنا، درگزر کرنا، خوش خلقی سے پیش آنا، دوسرے کو اس کے حق سے زائد دینا، اپنے حق سے کم لینا، کسی کی مدد کرنا، سب احسان کے زمرے میں آتے ہیں۔
آنحضور ﷺ نے فرمایا! تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں''.

پھر ارشاد ہوا تمہارے والدین تمہاری جنت اور دوزخ ہیں''.ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق بتائے.

(۱) تم مسلمان بھائی سے ملو تو اسے سلام کرو (۲) وہ تمہیں دعوت دے تو تم اسکی دعوت قبول کرو (۳) وہ تم خیر خواہی کا طالب ہو تو اسکی خیر خواہی کرو (۴) اس کو چھینک آئے وہ الحمدللہ کہے تو

اسے جواب دو یرحمك الله (۵) وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو (۶) وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

ہادی برحق آنحضرت ﷺ نے اتحاد اور یک جہتی کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا'' مسلمان مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت پہنچاتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر کے فرمایا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے اطاعت ترک کر دی اور جماعت سے کٹ گیا تو وہ جاہلیت میں مرا''(مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مسلمان جماعت کے بغیر ایسا ہے جیسے پانی کے بغیر مچھلی''(نہج البلاغۃ)

اس وقت مسلمانان عالم متعدد مسائل ومشکلات (جیسے علاقائی مسائل، نظریاتی وفکری مسائل، دینی مسائل، اتحاد و یکجہتی کا فقدان سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق مسائل، عدم استحکام اور اندرونی خلفشار، فوجی ساز وسامان کی کمی وغیرہ) کا سامنے کر رہے ہیں۔ان مسائل، مشکلات اور باہمی انتشار ونفاق کو ختم کرنے کے علاوہ ملت اسلامیہ کے اتحاد اور یک جہتی کی خاطر مندرجہ ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

۱۔ مشترکہ طور پر قرآنی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو اپنانا۔

۲۔ اسلام کے ملی تصور کو عام کرنا،

۳۔ عبادات میں اجتماع اور نظم وضبط کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔

۴۔ اپنے گھروں، مسجدوں اور حکومتی واجتماعی اداروں میں تقوی کی حکمرانی قائم کرنا۔

۵۔ تفرقہ بازی کے بنیادی محرکات (مثلاً جہالت کا خاتمہ، لعن وطعن سے اجتناب، اختلافات کے تذکرہ سے پرہیز، تحزب وتعصب سے اجتناب، نظریات کو زبردستی ٹھونسنے سے پرہیز) کا خاتمہ کرنا۔

۶۔ عصبیت پرستی کو پس پشت ڈال کر ملت واحدہ کی یک جہتی کے تقاضوں کو پورا کرنا۔

۷۔ متحارب فرقوں افراد کے مابین صلح کے اقدامات کرنا۔

۸۔ نیکی کی دعوت اور برائی کی ممانعت کرنا۔

۹۔ملت کی یک جہتی اور اتفاق کے طریقوں جیسے نسلی اتحاد، اقتصادی اتحاد دفائی اتحاد، تعلیمی اتحاد، سیاسی اتحاد، عقیدہ کا اتحاد (توحید، رسالت، آخرت، پانچ ارکان) عمل کا اتحاد، قیادت کا اتحاد (قرآن وسنت سے رہبری) اور اسلامی ثقافت کا اتحاد کو اپنانا۔

۱۰۔انسانی جان کی قدر و قیمت کا احساس پیدا کرنا۔

۱۱۔عدل، احسان اور حقوق العباد کی مکمل ادائیگی پر زور دینا۔

۱۲۔ہر شخص کی بنیادی ضروریات زندگی (غذا، لباس، مکان، علاج، تعلیم) کا اہتمام کرنا۔

مختصراً اگر مسلمانان عالم نے قرآنی تعلیمات کو اپنالیا، سیرت النبی ﷺ کو اپنایا لیا، اور باہمی جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ دیا۔تو اتحاد، اتفاق اور یک جہتی کے سچے اور سچے جذبوں کی فراوانی ہوگی۔اور امت اسلامیہ کا مستقبل شاندار ہوگا:

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں (اقبال)